شیخ الاسلام والمسلمین فنا فی الرسول امام اہلسنت مجدد دین وملت

مؤلف: مفتی الشاہ مولانا احمد رضا خاں محقق ومحدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو ترجمہ: مبین احکام وتصدیقات اعلام

مترجم: شہزادہ برادر اعلیٰحضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تابش شمشیر حرمین

مؤلف

حضرت علامہ اسرار احمد

مع

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت

غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
مؤلف	الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ
اردو ترجمہ	مبین احکام و تصدیقات اعلام
مترجم	حضرت مولانا محمد حسنین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
طباعت اول	ربیع الاول ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء
ناشرین	محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی
	محمد مختار اشرف قادری رضوی
باہتمام	حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور

یطلب من

دار النور

مرکز الاویس، دربار مارکیٹ، لاہور۔ پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ان کا سچا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجت الہیہ تمام کردی

یعنی

حُسام الحرمین علیٰ مَنحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام و تصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی و شادمانی اسے کہ سمجھے اور مانے۔ اور حسرت و پشیمانی اسے کہ نہ سمجھے یا سمجھ کر حق نہ پہچانے۔

بفیض بحضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

المنسوبة الی قاسم النانوتی صاحب " تحذیر الناس " وھو القائل فیہ لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلک بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی اٰخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفھم الی اٰخر ما ذکر من الھذیانات وقد قال فی التتمۃ والاشباہ وغیرھما اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اھ النانوتی ھذا ھو الذی وصفہ محمد علی الکانفوری ناظم الندوۃ بحکیم الامۃ المحمدیۃ فسبحٰن مقلب القلوب والابصار، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القھار العزیز الغفار، فھٰؤلاء المرتۃ المریدۃ الغنابی مع اشتراکھم فی تلک الداھیۃ الکبریٰ، مفترقون فیما بینھم علی اٰراء یوحی بھا الیھم الشیطان غرورا، وقد فصلت فی غیر ما رسالۃ

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے

اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں بھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنھم الوھابیۃ الکذابیۃ اتباع رشید احمد الکنکوھی تقول اولا علی الحضرۃ الصمدیۃ تبعا لشیخہ طائفتہ اسماعیل الدھلوی علیہ ما علیہ بامکان الکذب وقد رددت علیہ ھذیانہ فی کتاب مستقل ۱۳۰۷ھ سمیتہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح وارسلتہ الیہ وعلیہ بصیغۃ الالتزام من بوسطۃ وانت منہ الرجعۃ بواسطتی اسنۃ احدی عشرۃ سنۃ وقد اشاعوا ثلث سنین ان الجواب یکتب کتب تطبع ارسل للطبع وما کان اللہ یھدی کید الخائنین، فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین، والاٰن اذ قد اعمی اللہ سبحٰنہ بعض من قد عمیت بصیرتہ من قبل فانی یرجی الجواب؟ وھل یجادل میت[1] من تحت التراب، ثم تمادی بہ الحال، فی الظلم والضلال، حتی صرح فی فتوی لہ (قد رأیتھا بخطہ وخاتمہ بعینی

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو

پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ " اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے " اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں ۱۳۰۷ھ رد کیا، اس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغہ رجسٹری اُس کی طرف اور اس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اُس کے پاس رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور وہابیہ تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیجدیا۔ اور اللہ عزوجل اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی ہیے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں۔ اور کیا خاک کے نیچے سے مردہ[1] جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اُس کا مُہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا

---

[1] ھذا بحمد اللہ تعالیٰ من کرامات المصنف قالہ فی حیاۃ الکنکوھی ثم اماتہ اللہ الکنکوھی ولم یقدر ان یجیب جوابا اھ محمد عفرلہ۔ یہ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ فقرہ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ اھ محمد عفرلہ۔